



## سوال

(214) عورت کا عشاء کے وضو سے تہجد پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اس عورت کے لیے جائز ہے کہ آدھی رات کے بعد قیام اللیل (تہجد) کے لیے عشاء کے وضو سے ہی یہ نماز پڑھ لے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کو چاہئے کہ اس عارضہ سے پہلے کی عادت پر عمل کرے۔ اسے مہینے کے شروع میں پچھ دن حیض کے قرار دینے چاہئیں اور ان کے لیے حیض کا حکم ہوگا، اور اس کے بعد استحاضہ ہے۔ اسے غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دینا چاہئے اور خون کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حیثم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی ہوں، تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہ ایک رگ کا خون ہے، تجھے چاہئے کہ ان ایام کے بقدر جو تجھے پہلے حیض آتا تھا نماز چھوڑے رہ، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔ (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث: 228۔ صحیح بخاری، کتاب الحيض، باب الاستحاضة، حدیث: 306۔ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 333) یہ صحیح بخاری میں ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے ام صیہبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ: "لتنن دن رکی رہ جتنے دن کہ تجھے تیرا حیض روکے رکھتا تھا، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔" (صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 334۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال اذا قبلت الحيضة مدمع الصلاة، حدیث: 285)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 215

محدث فتویٰ